احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 9 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 9 اگست 2003ء 10 جمادی الثانی 1424 ہجری-9 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 179

بیعت کے تقاضے

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ

تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناپسندیدگی، ہم ہر حال میں آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3426)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے تیسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا اختتامی خطاب۔27جولائی 2003ء

بیعت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی

حضرت مسیح موعود کی خواہش تھی کہ اس سلسلہ میں وہی لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری ہے

بیعت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنا دس شرائط بیعت کا خلاصہ ہے

﴿قسط اوّل﴾

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر مورخہ 27 جولائی 2003ء کو پاکستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے آٹھ بجے اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے بیعت کی ضرورت واہمیت اور اس کی شرائط کی تشریح پرحکمت انداز میں بیان فرمائی۔

حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 208 تلاوت کی۔ترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا آج کا مضمون شرائط بیعت پر ہے۔بعض دوستوں کے خطوط آئے کہ ہم نے تجدید بیعت تو کر لی ہے لیکن ہمیں پوری طرح یہ ادراک نہیں اور نہ پتہ ہے کہ بیعت کی دس شرائط کیا ہیں جن کو ہم نے ماننا ہے اس لئے میرے خیال میں بہتر ہے کہ آج جلسہ کے موقع پر اس عنوان پر کچھ کہوں۔تمام شرائط کا احاطہ کرنا تو یہاں مشکل ہے صرف چند ایک کے بارے میں کچھ تفصیل بتاؤں گا اور پھر آئندہ یہ مضمون کسی اور موقع پر پیش کروں گا۔

بیعت کے معنی بیچ دینا

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بیعت کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بیعت کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے جیسے تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہو تو اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے، اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عاجزی اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے تابع ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔حضور انور نے فرمایا۔حضرت اقدس مسیح موعود کے ان ارشادات سے ہم میں سے ہر ایک کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ اس کی ذات اب اس کی ذات نہیں رہی، وہ اپنے آپ کو بیچ چکا ہے۔اب ہمیں بہرحال اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی از کا تابع ہونا ہوگا ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو گا۔یہی خلاصہ ہے دس شرائط بیعت کا۔

آنحضرتؐ کی بیعت

حضور انور نے فرمایا اب میں مختلف حدیثیں پیش کرتا ہوں جن میں بیعت کے متعلق مختلف الفاظ ملتے ہیں۔ایک حدیث میں ہے کہ عبادہ بن صامتؓ ان صحابہؓ میں سے تھے جنہوں نے غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔عبادہ بن صامتؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا آؤ! میری اس شرط پر بیعت کرو۔کہ تم اللہ کا کسی چیز کو شریک قرار نہیں دو گے، اور نہ تم چوری کرو گے اور نہ ہی تم زنا کرو گے اور نہ تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ تم بہتان طرازی کرو گے اور نہ ہی تم کسی معروف بات میں میری نافرمانی کرو گے۔پس تم میں سے جس نے اس عہد بیعت کو پورا کر دکھایا تو اس کا اجر دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جس نے اس عہد میں کچھ بھی کمی کی اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو سزا دے اور چاہے تو درگزر فرمائے۔

بیعت لینے کا حکم

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت لینے کے آغاز سے قبل بعض نیک فطرت بزرگوں کو یہ احساس تھا کہ اس وقت دین حق کی کشتی کو ڈوبنے سے بچانے والا اور دین کا صحیح درد رکھنے والا اگر کوئی شخص ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور یہی مسیح و مہدی بھی ہیں۔چنانچہ لوگ آپ سے درخواست کیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیں لیکن حضور ہمیشہ یہ جواب دیتے تھے کہ میں مامور نہیں ہوں۔چنانچہ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے

باقی صفحہ 2 پر

روزنامہ الفضل کی حفاظت کریں

روزنامہ الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے احباب کی تربیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا اور 90 سال سے زائد عرصہ سے روز افزوں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے، قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں حضرت مسیح موعود کے ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو ضائع کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب و احترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کی 14۔اگست کی تقریبات

طلبہ نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ 14۔اگست بروز جمعرات یوم آزادی کی تقریب کے سلسلہ میں تمام طلباء اور اساتذہ کی صبح 7-00 بجے حاضری لازمی ہوگی۔

نویں اور دسویں جماعت کی کلاسز 17۔تا 30۔اگست صبح 7-00 تا 10-00 بجے روزانہ ہوا کریں گی۔جس میں طلبا کلاس نہم و دہم (اردو و انگلش میڈیم وائز) کی حاضری لازمی ہوگی۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1997ء ④

29 اگست حضور نے خطبہ جمعہ نن سپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا۔حضور کا یہ دورہ ہالینڈ خالصۃً اردو کلاس کے لئے تھا۔

5 ستمبر حضور نے گیمبیا میں جماعت کے خلاف ہونے والی حکومتی سازش کو بے نقاب کیا۔اگلے چند خطبات میں بھی اس کی تفاصیل بیان فرمائیں۔

15,14 ستمبر خدام الاحمدیہ کوریا کا 5 واں سالانہ اجتماع۔

15 ستمبر فتح پور ضلع سانگھڑ میں ایک احمدی کے خلاف مقدمہ کا اندراج۔شہداد پور سندھ میں جلوس اور ہڑتالیں۔احمدی مکانوں اور بیت الذکر پر پتھراؤ کیا گیا۔

19 ستمبر حضور نے خطبہ جمعہ وینکوور کینیڈا میں ارشاد فرمایا۔

26 ستمبر حضور نے وائٹ ہارس کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا یہ کینیڈا کا سب سے بلند مقام ہے جو نارتھ پول کے قریب ترین ہے۔خطبہ کا مقام ایسا کمرہ تھا جہاں ساری لائبریری دیواروں پر پینٹ کی گئی تھی۔حضو نے اس سفر میں اپنی ہومیوپیتھی کتاب اور اس کی رپٹری پر نظر ثانی فرمائی۔

26 تا 28 ستمبر اطفال الاحمدیہ پاکستان کی دوسری سالانہ سپورٹس ریلی 9 علاقوں سے 327 اطفال شامل ہوئے۔

3 اکتوبر حضور کا خطبہ جمعہ برٹش کولمبیا کینیڈا سے Live نشر ہوا۔

5,4 اکتوبر خدام الاحمدیہ سویڈن کا 16 واں سالانہ اجتماع۔حاضری 73 تھی۔

10 اکتوبر گیمبیا میں جماعت کے ایک معاند کو حکومتی عہدہ سے برطرف کردیا گیا۔

10 اکتوبر جرمنی اور امریکہ جماعت کی طرف سے مطمح نظر عطا کئے جانے کے مطالبہ پر حضور نے نماز باجماعت کے لئے خطبات کا سلسلہ شروع کیا

15 تا 20 اکتوبر جرمنی میں کتب کے عالمگیر میلہ میں جماعت کا سٹال۔

25 اکتوبر خدام الاحمدیہ جرمنی کی 8 ویں مجلس شوریٰ۔413 نمائندگان کی شرکت۔

30 اکتوبر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ کو شہید کردیا گیا۔

10 نومبر احمدیہ بیت الذکر دوالمیال سے متعلق قانونی فیصلہ جماعت کے حق میں ہوگیا۔

16 نومبر چوہدری عبداللطیف صاحب (جرمنی کے پہلے باقاعدہ مربی) کی ہمبرگ میں وفات بعمر 85 سال 1940ء میں زندگی وقف کی تھی۔

19 تا 22 نومبر ٹریسٹے اٹلی میں سلام یادگاری کانفرنس منعقد ہوئی حضور نے اس کیلئے خصوصی پیغام بھیجا۔

23,22 نومبر مجلس انصاراللہ جرمنی کی 8 ویں مجلس شوریٰ۔213 احباب کی شرکت۔

30,29 نومبر خدام الاحمدیہ برطانیہ کی مجلس شوریٰ۔حضور کی مجلس عرفان کا انعقاد۔

10 دسمبر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی وفات بعمر 86 سال۔آپ 26 برس ناظر اعلیٰ رہے۔ان کی جگہ حضور نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر فرمایا۔آپ منصب خلافت تک اس ذمہ داری پر فائز رہے۔

12 دسمبر مکرم مظفر احمد صاحب شرما کو شکار پور میں شہید کردیا گیا۔

12 تا 14 دسمبر یوگنڈا کا 11 واں جلسہ سالانہ۔حاضری 2500 تھی۔

14 دسمبر خدام الاحمدیہ پاکستان نے ملک بھر میں مثالی وقار عمل کیا۔

18 تا 20 دسمبر قادیان کا 106 واں جلسہ سالانہ۔حاضری 6408۔ 25 ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔1600 نومبائعین شامل ہوئے حضور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ افتتاح اور اختتام فرمایا۔حضور نے فرمایا کہ ہندوستان میں جماعت کی تعداد 75 ہزار سے بڑھ کر پونے چھ لاکھ ہوچکی ہے۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ گھانا۔حاضری 40 ہزار۔صدر مملکت کی شمولیت۔

19 تا 21 دسمبر سوئٹزرلینڈ میں تربیتی کلاس۔حاضری 175۔

19 تا 21 دسمبر کوپن ہیگن ڈنمارک میں ینگ لجنہ کی تربیتی کلاس۔

28 دسمبر بیت محمود زیورک میں البانین نومبائعین کیلئے تربیتی کلاس۔

31 دسمبر رمضان کے عالمی درس القرآن کا آغاز۔سورۃ نساء آیت 48 سے درس شروع ہوا۔

بقیہ صفحہ 1

کا ارشاد ہوا۔حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہوجائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔

بیعت کی اغراض و مقاصد

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بیعت کی اغراض و مقاصد پر مبنی ارشادات بیان فرمائے۔بیعت کرنے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس جماعت میں داخل ہوکر اوّل زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ تعظیم کی جائے اور عملاً اس کا ثبوت دیا جائے۔اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا تعالیٰ پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے گویا خدا کی ہستی سے انکار۔رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے، ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔

وفائے عہد اور پاک تبدیلی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کردے۔دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور حال پہلے سے بدتر ہوجاتا ہے۔اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار ہو۔فرمایا فتنہ کی کوئی بات نہ کرو، شر نہ پھیلاؤ، گالی پر صبر کرو، کسی کا مقابلہ نہ کرو، جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ، سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہوجائے اور دشمن یہ جان لے کہ اب بیعت کرکے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔مقدمات میں سچی گواہی دو، اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل اور ساری جان سے راستی کا پابند ہوجائے۔

صدق دل سے توبہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے گناہ جو پہلے ہوچکے ہوں معاف ہوجاتے ہیں، بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونے میں پوشیدہ نہ ہو۔وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔پس چاہئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جائے۔اور صدق سے اس کے حضور توبہ کی جاوے۔توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں ہی سنور جاتے ہیں۔اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پاکستان، دیگر اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کے لئے

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بےلوث خدمات پر شاندار خراج تحسین

محنت اور خدمات کا پھل، اٹلی کا مرکز طبیعات پاکستان میں کیوں نہیں؟

(قسط دوم)

محترم پروفیسر راجا نصر اللّٰہ خان صاحب

دنیا بھر کی خدمت اٹلی کا مرکز طبیعات

ڈاکٹر عبدالسلام کے زرخیز دماغ نے 60 کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں سائنس کے فروغ اور پھیلاؤ کے لئے ایک ایسا منصوبہ تیار کیا جو عملی شکل میں ڈھل کر 1964ء میں ٹریسٹے (اٹلی) کا نظریاتی طبیعات کا بین الاقوامی مرکز یعنی International Centre For Theoratical Physics کہلایا۔ یہ مرکز دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کا مقصد دنیا بھر کے ترقی پذیر ممالک کے قابل سائنسدانوں کو ایک اعلیٰ مرکز میں ترقی یافتہ ممالک کے لائق وفائق سائنسدانوں کے ساتھ مل کر اپنے علم وتحقیق کے سرمائے میں مزید اضافہ کرنا ہے۔ اس مرکز کی کامیابی اور منفرد حیثیت کا اندازہ اس حوالے سے لگایا جاسکتا ہے جو پاکستان کے ایک قابل سائنسدان ڈاکٹر انیس عالم نے اپنے مضمون ''ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں'' مطبوعہ ''دی نیشن'' مورخہ 29 نومبر 1996ء میں ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:

''سلام نے سائنس کی دنیا میں جو کام کیا اس کو بےشمار لوگوں نے تسلیم کیا ہے۔ جب ان کی 70 ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی اس موقع پر یورپین فزیکل سوسائٹی کے صدر پروفیسر پروگ شوپر نے ڈاکٹر سلام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا:

''فزکس کے لئے آپ کی عظیم خدمات کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جاچکا ہے اور انہیں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یقیناً آپ کی سائنسی کامیابیوں کے علاوہ انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس ICTP کا قیام اس صدی کی سب سے بڑی کامیابی ہے''

ڈاکٹر عبدالسلام کی صحیح رنگ میں قدر دانی کرنے والوں نے ان کی وفات (نومبر 1996ء) کے ایک سال بعد اس مرکز کا نام ''ڈاکٹر عبدالسلام مرکز برائے نظریاتی طبیعات'' رکھ دیا ہے۔

ایک دلچسپ انٹرویو مطبوعہ ''نوائے وقت''

وارث میر مرحوم کا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے خصوصی انٹرویو جو مورخہ 3 دسمبر 1979ء میں شائع ہوا ڈاکٹر صاحب نے اس میں فرمایا:-

''میرے اپنے جذبات تو یہ ہیں کہ میں صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیائے اسلام کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اٹلی کی طرح کے ادارے میں اور ملکوں میں بھی قائم کرسکوں اور دنیائے اسلام کو فائدہ پہنچا سکوں۔ آپ حیران ہوں گے کہ اٹلی کے سنٹر میں بیک وقت چودہ انعام یافتگان 25 ڈالر روزانہ کے معاوضے پر کام کرنا بھی باعث فخر سمجھتے ہیں''۔

مرکز کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے PINSTECH کے سابق چیف سائنٹسٹ اور ڈائریکٹر جنرل مسٹر این ایم بٹ 1998ء تک کے اعداد وشمار کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''پاکستان کے ماہرین طبیعات کی ایک بڑی تعداد نے خاص طور پر جن کا تعلق پنسٹیک (PINSTECH) یعنی ''نیوکلیئر سائنس کا ادارہ قائداعظم یونیورسٹی، گورنمنٹ کالج لاہور، کراچی یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، گومل یونیورسٹی اور دوسرے سائنسی اداروں سے ہے اس مرکز سے استفادہ کیا ہے۔ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق اس انٹرنیشنل مرکز کے قیام سے لے کر اب تک اسّی ملکوں کے ساٹھ ہزار سے زائد سائنسدانوں نے یہاں سے فیض حاصل کیا ہے''

(''دی نیوز'' 11 جنوری 1998ء صفحہ 27)

یہ عظیم الشان مرکز پاکستان میں کیوں نہ بن سکا

ہر چند کہ اس مرکز میں پاکستان کے باصلاحیت سائنسدانوں کو اپنی علمی وتحقیقی استعداد بڑھانے کے لئے دل کھول کر مواقع فراہم کئے گئے اور ہمارے آج کے بڑے بڑے اور قابل فخر سائنسدانوں کی ایک بڑی اکثریت اس مرکز کے پروگراموں سے فیضیاب ہوئی ہے اور ہو رہی ہے لیکن اگر یہ مرکز پاکستان میں بنایا گیا ہوتا جیسا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی دلی خواہش تھی تو پاکستان کے لئے کس قدر توقیر، فائدے اور سائنسی ترقی کا باعث ہوتا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالغنی کی زبانی یہ کہانی سنیئے:

''1963ء میں سلام نے صدر ایوب سے درخواست کی کہ حکومت، پاکستان میں اس سنٹر کے قیام کی منظوری دے دے۔ سلام کی موجودگی میں صدر ایوب نے ٹیلی فون پر اپنے وزیر خزانہ سے اس سلسلے میں مشورہ مانگا تو انہوں نے جواب دیا ''جناب، پروفیسر دنیا بھر کی سائنسی کمیونٹی کے لئے ایک بین الاقوامی ہوٹل قائم کرنا چاہتے ہیں نہ کہ پاکستان میں نظریاتی طبیعات کا سکول''۔

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 117-116)

درست ہی فرمایا تھا مرزا اسد اللہ غالب نے

ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

تیسری دنیا کی خصوصی خدمت

اٹلی میں متذکرہ بالا بین الاقوامی مرکز کھولنے اور کامیابی سے چلانے کے باوجود ڈاکٹر عبدالسلام کا درد مند دل تیسری دنیا کی پسماندگی پر کڑھتا رہا۔ اور وہ خاص طور پر اس خطہ کے ممالک اور اقوام کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالغنی لکھتے ہیں:

''وہ مستقل اس خواب کی تعبیر کی جستجو میں سرگرداں رہے کہ کوئی ایسا نظم ہو جس سے تیسری دنیا کے تمام اعلیٰ سائنسدان بھی وابستہ ہوں .... سلام کی جستجو میں خلوص تھا، تڑپ تھی، صداقت تھی اور اس میں ان کا خون جگر بھی شامل تھا۔ اس لئے یہ کیونکر ممکن ہوتا کہ ان کی اس آبلہ پائی کو منزل نہ ملتی۔ سلام کو اپنی منزل مقصود 1983ء میں ''سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا'' کی شکل میں ملی''۔ (''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 158)

ڈاکٹر سلام کی کوششوں اور اکیڈمی کے ابتدائی ارکان کے تعاون سے یہ ادارہ 1983ء میں معرض وجود میں آیا اس اکیڈمی کے اغراض ومقاصد کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام'' میں یوں بیان ہوئے ہیں:

''اس اکیڈمی کے بنیادی اغراض ومقاصد میں ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کی حوصلہ افزائی کرنا، ان کی اعلیٰ تحقیقات کو اجاگر کرنا، ان کے درمیان باہم رابطہ کی سہولتیں مہیا کرنا، ان کی تحقیقی کارکردگیوں کے لئے مضبوط بنیاد فراہم کرنا اور ان کے پھلنے پھولنے میں مدد کرنا ہے تاکہ ان کی عرق ریزیاں انسانیت کی فلاح وبہبود اور تیسری دنیا کی ترقی میں معاون ہوسکیں۔ اس اکیڈمی کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان باہم تعاون کو فروغ ہو جس سے تیسری دنیا میں سائنس اور ٹیکنالوجی پھولے پھلے اور وہاں کے اقتصادی مسائل کے سائنسی حل نکلیں۔ ایسے نیک اور وسیع بنیاد اغراض و مقاصد کو اپنے دامن میں سمیٹنے والی سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا اپنے نوع کی ایک عظیم سائنسی تنظیم ہے جس کا وجود بلاشبہ عبدالسلام کے درد انسانیت کا مرہون منت ہے''۔

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 161-160)

ایک ہندوستانی پروفیسر کا خراج تحسین

گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے جناب ایچ، ایس ورک کا ایک مضمون بعنوان ''عبدالسلام نامی عبقری'' دنیائے سائنس کے وقیع مجلہ ''کرنٹ سائنس'' (انگریزی) میں شائع ہوا۔ اس مضمون کا ایک حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

(ترجمہ) ''تھرڈ ورلڈ اکیڈمی (سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا) کی بنیاد چالیس عالمی شہرت یافتہ سائنسدانوں کے ایک گروپ نے جس میں تیسری دنیا کے نوبیل لاریٹ شامل تھے۔ 1983ء میں ٹریسٹ کے مقام پر رکھی۔ 1987ء اور 1988ء کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام خود تیسری دنیا کے بہت سے ممالک میں گئے اور مختلف سربراہان سے ملاقات کی جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا''

ایک تقریب میں ڈاکٹر صاحب کی تقریر

اس تقریب کا مفصل حال ڈاکٹر عبدالغنی نے اپنی کتاب میں محفوظ کیا ہے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:

''عبدالسلام کے نوبیل انعام پانے کی خوشی میں 1980ء میں ایک تقریب منعقد ہوئی تھی۔ اس موقع پر بین الاقوامی اٹامک انرجی ایجنسی کے بورڈ آف گورنرز کو خطاب کرتے ہوئے سلام نے ''ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کی بین الاقوامیت'' کے موضوع کو چنا۔ انہوں نے کہا ''ہماری سائنسی دنیا بھی دوسری دنیاؤں کی مانند

حصوں یعنی امیر دنیا اور غریب دنیا میں بٹی ہوئی ہے۔ نصف امیر دنیا یعنی صنعتی طور پر انتہائی ترقی یافتہ اور منظم شمالی دنیا اپنی ٹریلین ڈالر آمدنی میں سے دو فیصد غیر فوجی سائنس اور ریسرچ پر صرف کرتی ہے جب کہ دنیا کا باقی آدھا حصہ یعنی غریب جنوبی کرہ ایک ٹریلین ڈالر آمدنی میں (جو امیر حصے کی کل آمدنی کا پانچواں حصہ ہے) سے صرف دو بلین سائنس اور ٹیکنالوجی پر صرف کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں امیر ممالک اس مد پر بیس بلین ڈالر خرچ کرتے ہیں یعنی غریب ممالک کا دس گنا''

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 151-150)

سلام نے اپنی تقریر کے آخر پر کہا:

''میں اپنی تقریر تین درخواستوں کے ساتھ اختتام کو پہنچاتا ہوں۔ میری پہلی درخواست ترقی پذیر ممالک سے ہے۔ آخر سائنس اور ٹیکنالوجی ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ ان ہی میں سے ایک ملک کے شہری کی حیثیت سے مجھے کہنے دیجئے کہ آپ کے سائنسدان آپ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان کی قدر کیجئے۔ انہیں نوازیئے اور انہیں اپنے ملکوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے کام کرنے کے بھرپور مواقع دیجئے .... مختصر یہ کہ آج کل کے حالات میں ٹیکنالوجی سائنس کی مدد کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی''۔

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 155-154)

''میری دوسری اپیل بین الاقوامی برادری سے ہے۔ حکومتوں سے بھی اور اپنے ساتھی سائنسدانوں سے بھی اور یو این ایجنسیوں سے بھی۔ ایک ایسی دنیا جو سائنس اور ٹیکنالوجی سے آراستوں اور نا آراستوں میں بٹی ہو زیادہ دیر تک اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ 90 ترقی پذیر ممالک کے درمیان انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کے علاوہ جس کا کل بجٹ صرف 108 ملین ڈالر ہے فی الحال کوئی دوسرا بین الاقوامی ادارہ نہیں۔ اس کا موازنہ ذرا یورپی ملکوں کے صرف طبیعات پر متحدہ منصوبوں سے کیجئے جن پر 1 یا 2 بلین ڈالر سالانہ صرف ہوتے ہیں اس کا موازنہ ذرا ایک ایٹمی آبدوز کی قیمت سے کیجئے جو 107 ملین ڈالر ہے۔ اس رقم سے ٹریسٹ جیسے ایک ہزار سنٹر ایک سال کے لئے قائم رہ سکتے ہیں''۔

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 156-155)

''اور میری آخری اور انتہائی عاجزانہ و خاکسارانہ اپیل اوپیک ممالک کے گورنروں سے ہے......... آپ پر اللہ تعالیٰ نے بے پایاں نوازشات کی بارش کی ہے اور آپ کی آمدنیاں ہزاروں بلین ڈالروں تک پہنچی ہوئی ہیں اور بین الاقوامی پیمانے پر ترقی پذیر ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی پر 1 تا 2 بلین ڈالر سالانہ صرف کر رہے ہیں۔ یہ آپ کے آباؤ اجداد ہی تھے جو آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارھویں صدیوں میں بین الاقوامی سائنس ریسرچ کے مشعل بردار تھے۔ یہ آپ کے آباؤ اجداد ہی تھے جنہوں نے بیت الحکمت کی بنیاد رکھی تھی جو سائنسی علوم کی تعلیم و ریسرچ کے لئے انتہائی ترقی یافتہ اور جدید ترین ادارہ تھا۔ جہاں عرب، ایران، ہندوستان، ترکی اور بازنطیم سے علماء و فضلاء کے قافلے آکر فیضیاب ہوا کرتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ پھر ایسے ہی فراخدل اور سخی بنیئے۔ یہ اللہ کے فرمان کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ انسانی علم میں اضافہ کریں، اس کی ترویج کے لئے کوششیں کریں۔ میری آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ ایک فنڈ قائم کیجئے جس سے تمام اسلامی ممالک اور دیگر ترقی پذیر ممالک فائدہ اٹھا سکیں تا کہ ترقی پذیر دنیا کا کوئی لائق و قابل سائنسدان ضائع نہ ہو۔ اس فنڈ کے لئے میرا یہ حقیر سا عطیہ، میرا کل اثاثہ ساٹھ ہزار ڈالر جو مجھے نوبیل فاؤنڈیشن کی طرف سے ملا ہے، حاضر ہے''۔

(''ڈاکٹر عبدالسلام'' صفحہ 157-156)

تیسری دنیا کی چوٹی سائنس کانفرنس منعقدہ اکتوبر 1994ء اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ایک جید سائنسدان ڈاکٹر ایس۔اے درانی (پروفیسر برمنگھم یونیورسٹی۔ برطانیہ) سے نمائندہ ''نوائے وقت'' نے ملاقات کی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

''تیسری دنیا کی چوٹی سائنس کانفرنس کا پاکستان میں انعقاد کا بنیادی خیال پاکستان کے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام ہیں جو گزشتہ دس برس سے اٹلی میں ٹری ایسٹے کے مقام پر تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے سربراہ کی حیثیت سے سائنس کی ترقی و ترویج کے لئے سرگرم عمل ہیں تیسری دنیا کے 69 ملکوں کے تقریباً ساڑھے تین سو چوٹی کے سائنسدان اس اکیڈمی کے رکن ہیں''۔

(نوائے وقت کا میگزین ''ندائے ملت'' 28 اکتوبر 1994ء)

مخلصانہ اور عملی کوششوں کا منفی جواب

مضمون میں قارئین کرام کو ڈاکٹر عبدالسلام جیسے نابغہ روزگار، عالمی شہرت یافتہ سائنسدان اور پاکستان کے واحد نوبیل لاریٹ کی عظیم شخصیت، زبردست صلاحیت اور دنیا بھر کے غریب ممالک کے لئے دلی درد مندی اور عملی اقدامات اور مساعی کا مستند حوالوں کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے لیکن افسوس کہ ڈاکٹر صاحب کی مسلسل کوششیں اور انتھک کاوشیں پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک کی حکومتوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں عملی اور ضروری اقدامات کرنے اور نتائج حاصل کرنے پر آمادہ نہ کر سکیں جس کی بہت بڑی وجہ ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق بے جا تعصب، بغض کی فضا تھی۔ ان کی بے لوث خدمات اور بار بار کی تلقین و تاکید کے مقابلے پر بے حسی اور بے ہمتی سے کام لیا گیا۔ چنانچہ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام نے وارث میر مرحوم کے ساتھ اپنے انٹرویو میں کہا:

''پاکستان میں سائنسی علوم کے بارے میں نہ کبھی حکومت سنجیدہ ہوئی ہے، نہ تعلیمی ادارے اور نہ ہی خاندان اور معاشرتی سطح پر ان علوم کو کوئی عزت و توقیر حاصل ہے۔ البتہ مذہب اور خدا کا بہت نام لیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں ''پاکستان والو! خدا اور مذہب کی صحیح پہچان پیدا کرنا چاہتے ہو تو سائنس پڑھو ورنہ تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔ میں نے تو پاکستان والوں کے لئے Space کمیٹی بھی بنائی تھی اور اٹامک انرجی کمیشن بھی قائم کیا تھا''

(انٹرویو مطبوعہ ''نوائے وقت'' مورخہ 3 / دسمبر 197ء)

اہل علم و قلم کیا کہتے ہیں

یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام جیسے عبقری کی، پوری تیسری دنیا اور خاص طور پر عالم اسلام بشمول پاکستان کے لئے اپنی طرف سے سائنس کے میدان میں اتنی ٹھوس خدمات اور بے شمار علمی اقدامات کرنے کے باوجود وہ پذیرائی اور قدر دانی نہیں کی گئی جس کے وہ حقدار تھے بلکہ انکی بے لوث اور انمول خدمات اور تجاویز سے فائدہ اٹھانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی گئی اور ان کی کاوشوں اور آرزوؤں کا منفی جواب دیا گیا چنانچہ بے شمار اہل علم و قلم نے اپنی تحریروں میں ان کے عظیم مرتبے اور بے لوث خدمت سے فائدہ نہ اٹھانے کا کھلم کھلا اظہار کیا ہے۔

ڈاکٹر منیر احمد خان

ڈاکٹر منیر احمد خان سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اپنے مضمون ''ڈاکٹر عبدالسلام کی رحلت۔ ایک قومی المیہ'' مطبوعہ روزنامہ ''آجکل'' مورخہ 30 نومبر 1996ء کے شروع میں تحریر کرتے ہیں:

''بہت کم پاکستانیوں نے پروفیسر عبدالسلام کی طرح پاکستان کا وقار بڑھایا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان تھے بلکہ شاید اس صدی کے دوران مسلم ممالک میں پیدا ہونے والے عظیم ترین سائنسدان بھی تھے۔ جب وہ اپنے کیریئر کے عروج پر تھے تو ان کی صحت جواب دے گئی اور وہ اپنی مسلسل محنت اور انہماک کے ثمرات سے لطف اندوز نہ ہو سکے۔ وہ نئے سائنسی مفروضوں پر کام کر رہے تھے اور انہیں دوسری مرتبہ نوبیل پرائز ملنے کے امکانات تھے۔ عالمی شہرت کے حامل سائنسدان ہونے کے علاوہ وہ ایک تخیل پرست، محب وطن، اپنی سرزمین کے خادم اور سب سے بڑھ کر ایک منکسر المزاج انسان تھے۔ سائنس کی سرحدوں میں وسعت پیدا کرنے میں انکی کامیابی نے ان کی منکسر المزاجی میں مزید اضافہ کیا اور ہم وطنوں کے ساتھ ان کا رشتہ مزید گہرا ہو گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے تیسری دنیا اور خصوصاً پاکستان میں ہزاروں اعلیٰ تربیت یافتہ سائنسدان چھوڑے ہیں جو اکیسویں صدی میں ان کے مشن کو جاری رکھیں گے۔ اگرچہ انہوں نے ہمارے لئے اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کے لئے بہت کچھ کیا لیکن ہمارے پاس ان کا قرض چکانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے''

آگے چل کر ڈاکٹر منیر احمد خان تحریر کرتے ہیں:

''پروفیسر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں اور چودہ سال تک ''پی اے ای سی'' کے رکن رہے۔ وہ اس کے قیام ہی سے اس کی راہنمائی کرتے رہے۔ انہوں نے ہی اس کے لئے عمارت تعمیر کرنے کے مقام کا تعین کیا اور حکومت کو قائل کیا کہ وہ سائنسدانوں کو تربیت دے، انہیں بیرون ملک بھیجے۔ انہوں نے نئے سائنسدانوں کو یونیورسٹیوں اور لیبارٹریوں میں جگہ دلوائی۔ انہوں نے پاکستان میں سیم و تھور کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایوب خان کو امریکہ سے مدد لینے کا مشورہ دیا جس کے بعد ریونیو مشن قائم ہوا۔ 1960ء کی دھائی میں مجھے ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ نیوکلیئر فیول پروسیسنگ کے قیام کے لئے تجاویز تیار کرنے کا موقع ملا۔ ایوب خان نے معاشی بنیادوں پر اس منصوبے کو ترک کر دیا۔ اس طرح تیس برس قبل پاکستان نے اہم ترین ٹیکنالوجی کو حاصل کرنے کا موقع گنوا دیا۔ جب وہ انتہائی سستی قیمت پر بلا روک و ٹوک حاصل ہو سکتی تھی''

جناب پروفیسر خواجہ مسعود

وطن عزیز کے معروف ماہر تعلیم اور ادیب پروفیسر خواجہ مسعود نے ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق ایک مضمون زیر عنوان ''سلام۔ دو دنیاؤں کا انسان'' انگریزی روزنامہ ''دی نیوز'' مورخہ 23 دسمبر 1996ء میں تحریر کیا۔ وہ یہ دردناک حقیقت بیان کرتے ہیں:

''اسلامی ممالک کے لئے انہوں نے ایک کامن ویلتھ (دولت مشترکہ) کا خیال پیش کیا۔ انہوں نے مسلم ممالک کے بڑے بڑے حکمرانوں سے اپیل کی کہ یہ کوئی بے فائدہ خواب نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ اپیل صدا بصحراء ثابت ہوئی۔ جب سلام کا دماغ ریاضی کی مساوات حل کرنے میں مشغول ہوتا تھا تو اس وقت ان کا دل تیسری دنیا کے لوگوں کی غربت کا سوچ کر آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا''

اسی مضمون میں پروفیسر خواجہ مسعود تحریر کرتے ہیں:

''بیسویں صدی نے جو عظیم ترین سائنسدان پیدا کئے وہ ان میں سے ایک تھے۔ لیکن وہ ایک بہت عظیم انسان بھی تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ ''نوبیل پرائز'' جیسے انعامات صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہیں اور خدا کے نام پر ہی انہیں صرف کیا جانا چاہئے۔ وہ جس بات پر ایمان رکھتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے اس فلسفہ پر تمام عمر عمل کیا اور اپنے تمام بڑے بڑے انعامات کو اسی طرح خرچ کیا۔ ان انعامات میں ایٹم برائے امن ایوارڈ مالیتی تیس ہزار ڈالر، نوبیل پرائز مالیتی چھیاسٹھ ہزار ڈالر، بارسلونا پرائز مالیتی ایک لاکھ ڈالر اور ایڈنبرا پرائز مالیتی پانچ ہزار ڈالر شامل تھے اور ان تمام رقومات کو اسی طرح خدمت کے طور پر دے دیا گیا۔ اقبال کا یہ مجسم استغناء یقیناً ایک خدا رسیدہ انسان تھا''

ناصر آباد سندھ کے حوالے سے سیدنا طاہر کی بعض یادیں

حضور ناصر آباد تشریف لاتے اور یہاں کے مکینوں کے ساتھ بہت محبت کا اظہار فرماتے

منیر ذوالفقار چوہدری صاحب

پیارے حضور خلافت کا تاج پہننے سے قبل اکثر ناصر آباد سندھ تشریف لایا کرتے تھے اور خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد یہاں کے تین دورے فرمائے۔ ناصر آباد اور یہاں کے مکینوں سے بہت پیار تھا۔ خاکسار کے والد محترم ماسٹر چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت ناصر آباد سندھ کے ساتھ بہت ذاتی تعلق تھا۔ اس حوالہ سے خاکسار لاشئی محض سے بھی الطاف کریمانہ تھے۔ آج ان یادوں کو زخمی دل کے ساتھ اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ اور غم والم کی گھنگھور گھٹاؤں کے ساتھ کاغذ پر لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ناصر آباد سندھ کے سادہ لوح احباب سے آپ کو کس قدر پیار تھا اس کا نظارہ آپ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے ایک خط سے خوب واضح ہوتا ہے جو حضور نے اس عاجز کے نام مورخہ 31/جولائی 1985ء کو تحریر فرمایا۔ جو اس طرح ہے۔

میں تمہارے لئے شہادت کی نہیں بلکہ ایک کامیاب و کامران مقبول خدمت دین کی توفیق پانے والے غازی بننے کی دعا کرتا ہوں۔ اپنے پیاروں کی شہادت کا ابتلاء صبر کا کڑا امتحان لیتا ہے۔ بس یہی دعا کرو کہ اللہ میرے صبر اور حوصلہ کو سلامت رکھے۔ ابا امی اور سب احباب جماعت اور خواتین اور بڑوں اور چھوٹوں کو میرا محبت بھرا سلام۔ ان "بابوں" کو بھی جن سے (بیت الذکر) میں بیٹھ کر دو پیار کی باتیں کر لیا کرتا تھا۔ ان نوجوانوں کو بھی جنہیں دیکھ کر میری آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ اور ان بچوں کو بھی جن سے مجھے بہت پیار تھا اور اب بھی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر راہ مولا میں دکھ اٹھانے والوں مگر سر نہ جھکانے والے احمدیت کے سپوتوں کو۔ کب وہ وقت آئے کہ میں ناصر آباد آکر ان میں سے ہر ایک کو اپنے سینے سے لگاؤں اور ماتھے پر پیار دوں اور انہیں دیکھوں تو میری نظریں ان کے لئے مجسم دعا بن جائیں۔"

خاکسار نے اللہ کے فضل سے حضور کے ساتھ کئی ایک تصاویر بنوائیں اور کئی تبرک وصول کئے۔ ایک بہت پیاری تصویر لنڈن سے بجھوائی اس پر تحریر فرمایا خود اپنے دست مبارک سے کہ "عزیزم منیر ذوالفقار کے لئے پرخلوص دلی دعاؤں کے ساتھ"۔ اسی طرح ایک ڈائری، قلم اور رومال عطا فرمایا۔ خاکسار کی شادی 1987ء میں ہوئی۔ شادی پر مبارکباد کا ٹیلی گرام آیا۔ اور بہت سے تحائف بھی۔ خدا گواہ ہے کہ ان سب عنایات کریمانہ پر دل خدا کے حضور سر بسجود ہے اور یہ گواہی دے رہا ہے کہ وہ وجود میرا محسن میرا آقا اور یہ عاجز لاشئی محض ایک ادنیٰ نوکر۔ وہ میرے سر کا تاج اور میں اس کے در کی خاک۔ پس اس وجود کی محبت اور شفقت تھی کہ اس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس مقدس وجود کے ساتھ ہر احمدی کا تعلق اسی طرح کا ہی تھا۔ ہر کوئی بے اختیار یہ کہہ اٹھتا کہ حضور کو مجھ سے بہت پیار ہے۔ 2000ء میں خاکسار نے ایک خط لکھا اور حضور پرنور سے یہ جاننا چاہا کہ حضور کا ترجمہ والا قرآن کریم کب تک شائع ہو جائے گا؟ جواباً 19-3-2000 کو حضور نے جواب دیا اور تحریر فرمایا کہ "جب قرآن کریم مع ترجمہ شائع ہو جائے گا تو آپ کو بھجوا دوں گا۔ انشاء اللہ۔" اور پھر اسی طرح ہوا قرآن کریم لنڈن سے خاکسار کو پہنچ گیا۔ آج وہ قرآن کریم سیدنا طاہر کی محبتوں اور شفقتوں کا منہ بولتا ثبوت خاکسار کے پاس موجود ہے۔

ناصر آباد سندھ کے حوالہ سے ایک اور نہایت اہم خط اپنے دست مبارک سے مجھے لکھا جو 17 جولائی 1990ء کا تحریر فرمودہ ہے۔ جو میرے اس خط کا جواب تھا جو میں نے حضرت سیدہ ام طاہر کے حوالہ سے حضور پرنور کو لکھا تھا۔ تحریر فرمایا "امی مرحومہ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہوئے تم نے جو خط بھیگی آنکھوں سے لکھا وہ میں نے بھیگی آنکھوں سے پڑھا۔ جس طرح تم گداز دل کے ساتھ ان کے لئے دعا کرتے رہے اسی طرح گداز دل کے ساتھ میں ان کے لئے اور تمہارے لئے دعا کرتا رہا۔ ناصر آباد تو ہم چھ حصہ داروں کا ہے مگر ناصر آباد والے میرے ہیں۔ میرے ناصر آباد والوں کو میرے دل کی محبت پہنچا سکتے ہو تو پہنچا دو۔ ان بوڑھوں جوانوں اور بچوں کو میرا پیار پہنچا دو جن کے ساتھ بیٹھ کر میرے دل کو تسکین ملا کرتی تھی۔ ان کی غربت اور ان کی سادگی اور ان کا خلوص میرے دل کا سودا کر چکے ہیں۔ کبھی یاد آتے ہیں تو سوچتا ہوں کہ ان کو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ میں ان کو یاد کر رہا ہوں"۔ "اللہ تم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ سندھ کے حالات سخت فکر مند کرنے والے ہیں۔"

کیسے ممکن ہے کہ اس ہمہ گیر چھاؤں چھاؤں وجود کے کسی ایک پہلو کا بھی احاطہ ہو سکے۔ وہ مرد خدا جس کا ہر لفظ جس کا ہر جملہ اک حرف ناصحانہ تھا۔ جس کے بابرکت دور امامت میں احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کی راہیں کھلیں MTA جیسی عظیم نعمت میسر آئی۔ اور وہ بابرکت وجود اپنے آخری وقت تک تمام فرائض انجام دیتا ہوا اس دنیا فانی سے رخصت ہو گیا۔

پس اے سیدنا طاہر آپ تو نفس مطمئنہ کے ساتھ "راضیۃ مرضیہ" کے تحت خدا کی جنتوں کا وارث بن گئے۔ الوداع اے جانے والے الوداع خدا کی قسم ہم تیری محبتوں اور شفقتوں کا بدلہ ساری زندگی نہ اتار سکیں گے۔ جا اور اپنے غفور الرحیم رب کی جنت میں داخل ہو جا یقیناً تیری خواہش کے عین مطابق وہاں وہ سب تجھے ملیں گے جو بچھڑے اور روٹھے ہوئے تھے اور تو حقیقی خوشی سے سرشار ہوگا۔ جو دائمی ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

ان دکھ بھرے جذبات کے ساتھ ساتھ اے آنے والے مبارک وجود ہم اپنے زخمی دلوں کو تیرے لئے کھولے ہوئے ہیں۔ ان میں داخل ہو جا۔ اے سیدنا مسرور تجھے وہ کرسی مبارک ہو جو جانے والے نے خدا کی رضا کے تحت تجھے عطا کی۔ پس ہمارے زخمی دلوں کو قبول فرما۔ ہم عاجزی کے ساتھ تیری غلامی میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا دور خامسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

بیسویں صدی کے ہولناک زلزلے

سال	ملک	اموات
1905ء	بھارت	19,000
1906ء	چلی	20,000
1907ء	وسط ایشیا	12,000
1908ء	اٹلی	83,000
1915ء	اٹلی	29,980
1920ء	چین	200,000
1923ء	جاپان	143,000
1925ء	چین	5,000
1927ء	چین	200,000
1932ء	چین	70,000
1933ء	جاپان	2,990
1934ء	متحدہ ہندوستان	10,700
1935ء	متحدہ ہندوستان	50,000
1939ء	چلی	28,000
1939ء	ترکی	30,000
1946ء	جاپان	1,330
1948ء	جاپان	5,390
1956ء	افغانستان	2,000
1966ء	ترکی	2,520
1970ء	چین	10,000
1970ء	پیرو	66,000
1972ء	ایران	5,054
1976ء	ترکی	2,300
1976ء	چین	2,55,000
1976ء	فلپائن	8,000
1976ء	ایران	5,000
1979ء	کولمبیا	800
1980ء	الجزائر	3,500
1980ء	اٹلی	3,000
1980ء	ایران	3,000
1987ء	کولمبیا	4,000
1988ء	آرمینیا	25,000
1990ء	ایران	40,000
1990ء	فلپائن	1,641
1991ء	پاکستان	1,500
1992ء	انڈونیشیا	2,000
1993ء	بھارت	7,601
1995ء	جاپان	6,424
1997ء	ایران	1,613
1998ء	افغانستان	5,000
1999ء	کولمبیا	4,000
1999ء	ترکی	2,500

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر **35074** میں فضیلت بی بی زوجہ چوہدری نیک محمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاد باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ 2۔طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/26200 روپے۔ 3۔نقد رقم -/25800 روپے۔ 4۔فریج مالیتی -/23000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/230 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ فضیلت بی بی زوجہ چوہدری نیک محمد شاد باغ لاہور گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713 گواہ شد نمبر 2 چوہدری نیک محمد خاوند موصیہ

مسل نمبر **25075** میں شائستہ فاروق بلوچ بنت فاروق عثمان بلوچ قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شائستہ فاروق بلوچ بنت فاروق عثمان بلوچ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد قریشی وصیت نمبر 16032 گواہ شد نمبر 2 بشیر الدین محمود احمد برادر موصیہ

مسل نمبر **35076** میں احمد عمر ولد انتصار احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-2-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احمد عمر ولد انتصار احمد دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 فضل محمود وصیت نمبر 32130 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ رشید ولد محمد ابراہیم دارالفضل غربی ربوہ

مسل نمبر **35078** میں عبدالرحمٰن ولد شیخ محمد عنایت اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت 1996ء ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2640 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالرحمٰن ولد شیخ محمد عنایت اللہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 منیر احمد انجم ولد بشیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ملک ولد محمد عالم اسلام آباد

مسل نمبر 35079 میں سید صبیح احمد ولد ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سید صبیح احمد ولد ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 سید توقیر مجتبیٰ وصیت نمبر 18908 گواہ شد نمبر 2 سید تنویر مجتبیٰ وصیت نمبر 25711

مسل نمبر **35080** میں سیدہ حبۃ الرؤف بنت سید تاثیر مجتبیٰ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سیدہ حبۃ الرؤف بنت سید تاثیر مجتبیٰ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 سید توقیر مجتبیٰ وصیت نمبر 18908 گواہ شد نمبر 21 سید تنویر مجتبیٰ وصیت نمبر 25711

مسل نمبر **35081** میں نصیر احمد قریشی ولد حاجی نذیر احمد قریشی قوم قریشی ہاشمی پیشہ فارغ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔نقد رقم -/625000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت منافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد قریشی ولد حاجی نذیر احمد قریشی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 راجہ برہان احمد وصیت نمبر 29408 گواہ شد نمبر 2 شیخ نسیم الرحمٰن وصیت نمبر 22478

مسل نمبر **35082** میں سعید احمد قریشی ولد محمد دین قریشی قوم قریشی پیشہ خادم بیت الذکر عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہانگیر پورہ پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔رہائشی پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع نزد پل آبی گزرگاہ سرگودھا روڈ ربوہ مالیتی -/90000 روپے۔ 2۔نقد رقم -/9500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ (1500+1500) روپے ماہوار بصورت (خادم بیت الذکر+وظیفہ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعید احمد قریشی ولد محمد دین قریشی پشاور گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد وصیت نمبر 18549 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اقبال وصیت نمبر 23665

مسل نمبر **35083** میں طاہر احمد شریف ولد محمد شریف قوم وڑائچ جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زمین برقبہ 6 کنال واقع رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین مالیتی -/112000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3460 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر احمد شریف ولد محمد شریف رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم خان وصیت نمبر 25712 گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد جاوید ولد چوہدری ولی محمد دارالعلوم شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☼ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر الفضل کو مورخہ 3۔اگست 2003ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کا نام سلمان احمد خان رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم خادم حسین صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالشکور خان صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کوٹ لکھپت جنرل ہسپتال لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک خادم دین اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

☼ مکرمہ رشیدہ جاوید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی لکھتی ہیں۔ میری بہن مکرمہ حمیدہ اعوان صاحبہ بنت میاں بہادر دین صاحب (مرحوم) پشاور مورخہ 24 جون 2003ء کو لاہور میں وفات پاگئیں ان کا جنازہ لاہور سے مورخہ 24 جون 2003ء کو ان کے آبائی گاؤں چمکنی پشاور لے جایا گیا۔ اگلے روز مورخہ 25 جون کو ان کی نماز جنازہ صبح گیارہ بجے احمدیہ قبرستان میں مکرم حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحومہ نے ہمارے والدین کی وفات کے بعد بچپن میں ہم بہن بھائیوں کی بہت قربانیاں دے کر پرورش کی تھی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

☼ Hailey کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے M.com(IT)' B.com(IT) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11۔ اگست سے ملنا شروع ہونگے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 5۔ اگست۔

☼ حکومت سندھ نے ڈاؤ میڈیکل کالج، لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز (LUMHS) میں MBBS کے پہلے سال کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 30۔ اگست تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 3۔ اگست 2003ء۔

☼ GC یونیورسٹی لاہور نے BCS/B.Sc/B.A میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 13۔ اگست تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 7۔ اگست 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

☼ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب واقف زندگی دارالعلوم غربی ثاء ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے چھوٹے بیٹے مکرم نور احمد ناصر صاحب کو 11 جولائی 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو محترم مہر محمد شفیع صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچی کا نام "تحمینہ" عطا فرمایا تھا۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت اور نیکی والی زندگی عطا فرمائے۔ نیز خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ضرورت ہے

☼ ایک معمر بزرگ خاتون کی خدمت کیلئے ایک ادھیڑ عمر کی خاتون کی ضرورت ہے۔ حق الخدمت بالمشافہ طے ہوگا۔

رابطہ: ڈاکٹر مرزا مبشر احمد۔ بیت احسان، دارالصدر
فون نمبر 212666

سانحہ ارتحال

☆ مکرم قاسم محمد ناصر صاحب صدر جماعت احمدیہ خوشاب شہر اطلاع دیتے ہیں مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب مورخہ 23 جولائی 2003ء وفات پاگئے۔ آپ سابق امیر ضلع خوشاب مکرم عتیق الرحمان صاحب کے والد تھے۔ اسی روز محلہ آہیر انوالہ خوشاب شہر میں مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی ضلع نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم سلیم الدین صاحب مربی سلسلہ خوشاب شہر نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

علمی مقابلے واقفین نو

☆ 29 جون 2003ء کو دوران سال ضلع سیالکوٹ کے مختلف حلقہ جات کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو بچوں کے درمیان بیت گھنبوٹ ان والی سیالکوٹ شہر میں فائنل مقابلہ جات، تلاوت، نظم، تقریر کروائے گئے۔ بعد ازاں انعامات۔ جو محترم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ نے تقسیم کئے۔ اس میں 22 واقفین نو نے حصہ لیا۔

(وکالت وقف نو)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بغداد میں بم دھماکہ عراق دارالحکومت بغداد میں اردن کے سفارتخانے کے باہر کھڑی کار میں زبردست بم دھماکہ ہوا۔ جس سے 12۔ افراد موقع پر دم توڑ گئے۔ ہلاک ہونے والوں کے جسمانی اعضاء دور دور تک بکھر گئے۔ عمارت ملبہ کا ڈھیر بن گئی۔ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ ایک گاڑی دھماکے کی شدت سے سفارتخانے کی چھت پر جا گری۔ زخمیوں میں سے 15 کا تعلق اردن سے ہے۔ واقعہ کے بعد مشتعل ہجوم نے اردنی سفارتخانہ کے باہر شدید مظاہرہ کیا۔ اور توڑ پھوڑ کی۔ شاہ عبداللہ دوم کے خلاف نعرے لگائے، اور ان کی تصاویر نذر آتش کیں۔ امریکی فوجیوں نے مظاہرین کو منتشر کیا۔ زخمیوں میں سے 10 کی حالت نازک ہے۔ حریت پسندوں کی فائرنگ سے الرشید میں دو امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ امریکہ نے اس بم دھماکے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

قندھار میں فوجی اڈوں پر حملہ قندھار میں دو فوجی اڈوں پر حملوں میں 2 افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ 15 طالبان کو گرفتار کر لیا گیا۔ افغان سیکورٹی فورسز اور طالبان کے درمیان ایک گھنٹہ تک جھڑپ ہوتی رہی۔

عراق میں صدام ملیشیا کا رہنما گرفتار امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ عراق میں صدام کے بیٹوں کی ہلاکت کے بعد لوگ بڑی تعداد میں امریکی فوج کو خفیہ اطلاعات فراہم کر رہے ہیں۔ جن کی مدد سے سینکڑوں افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ امریکی فوجیوں نے کارروائی کر کے صدام ملیشیا کا رہنما سابق دو جرنیلوں سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ ہزاروں گولے اور دو بلیسٹک میزائل برآمد کر لئے ہیں۔ رمزفیلڈ نے کہا کہ عراق میں ہسپتال اور یونیورسٹیاں کھول دی گئی ہیں۔

ایران کا ایٹمی پروگرام ختم نہیں ہوگا ایرانی صدر خاتمی نے کہا ہے کہ ایران اپنا ایٹمی پروگرام کسی صورت میں ختم نہیں کرے گا۔ ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتے کیونکہ اسلامی اور اخلاقی نقطہ نظر سے ہم ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کر سکتے۔

عراق پر امریکی حملہ اقوام متحدہ کے سابق چیف اسلحہ انسپکٹر ہانس بلکس نے کہا ہے کہ عراق پر امریکی حملہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی تھی۔ انہوں نے اس سلسلے میں امریکہ کی جانب سے پیش کئے گئے محرکات پر بھی تنقید کی سویڈن کے ایک ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدام نے ایسا کوئی اقدام نہیں کیا تھا جس سے ثابت ہوتا ہو کہ وہ عراق کے پڑوسی ممالک اور امریکہ کیلئے خطرہ تھے۔ عراق پر حملہ سلامتی کونسل کی جڑیں کھودنے کے مترادف تھا۔ امریکہ کو اسلحہ انسپکٹروں پر اعتماد کرنا چاہئے تھا۔ عراق سے مہلک ہتھیار ملنے کا امکان نہیں۔

عراق پر سلامتی کونسل کی نئی قرارداد عراق میں باقاعدہ جنگ ختم ہوئے تقریباً ساڑھے تین ماہ گزرنے کے باوجود فرانس اس موقف پر قائم ہے کہ عراق میں تعمیر نو کیلئے مرکزی کردار اقوام متحدہ کو ہی ادا کرنا چاہئے فرانس نے کہا ہے عراق پر سلامتی کونسل کی نئی قرارداد بھی پہلی جیسی ہوئی تو قبول نہیں کرے گا۔ سلامتی کونسل کی قرارداد 1483 کو فرانس ناکافی سمجھتا ہے کیونکہ اس قرارداد میں امریکہ اور برطانیہ کو اقوام متحدہ سے زیادہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔

آسیان ممالک کی مشترکہ منڈی جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کی تنظیم آسیان کے وزراء خزانہ اپنی منڈیوں کو کھولنے اور سرمایہ کے بہاؤ میں آسانی پیدا کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ آسیان وزراء خزانہ نے اپنے اجلاس میں مشترکہ منڈی کے قیام پر بھی اتفاق کیا۔

بالی بم دھماکوں کے ملزم کو سزائے موت انڈونیشیا کی عدالت نے بالی بم دھماکوں کے مرکزی ملزم امروزی کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ ملزم نے دھماکے میں استعمال ہونے والی وین اور بم خریدنے کا اعتراف کیا تھا۔

روس کی جدید ترین آبدوز روس نے جدید سائنسی آلات سے لیس گہرائی تک غوطہ لگانے والی آبدوز کشتی سمندر میں اتار دی ہے۔ آبدوز تیار کرنے میں 15 سال لگ گئے۔ یہ آبدوز سائنسی تحقیق کیلئے استعمال ہوگی۔

جاپان ایٹمی قوت نہیں بنے گا جاپانی وزیراعظم نے کہا ہے کہ ان کا ملک کبھی بھی ایٹمی قوت نہیں بنے گا بلکہ دنیا سے جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کیلئے جدوجہد کرتا رہے گا۔ وہ دوسری جنگ عظیم کے دوران ہیروشیما اور ناگاساکی پر امریکہ کی طرف سے بم گرائے جانے کے 58 سال پورے ہو جانے پر ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔

حساس آلات امریکی محکمہ دفاع نے جاپان اور دوسرے چودہ ملکوں کو اندھیرے میں دیکھنے والے حساس آلات فراہم کرنے پر ایک امریکی کمپنی کو ساڑھے چھ لاکھ ڈالر جرمانہ عائد کیا ہے۔

عراق کی عبوری انتظامیہ روس نے کہا ہے کہ عبوری عراقی انتظامیہ کو اسی صورت میں تسلیم کیا جائے گا جب اقوام متحدہ تو ثیق کر دے گی۔ روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ فرانس، روس اور جرمنی اسی وقت عراق میں قیام امن کیلئے اپنی فوج بھیجنے پر رضامند ہونگے جب وہاں اقوام متحدہ کا کردار موثر ہوگا۔

سری نگر میں بم دھماکہ مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر کے پرہجوم بازار میں دھماکے میں کم از کم 2 بھارتی فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔ فوجی ٹرک مرکزی بازار سے گزر رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے دستی بم پھینک دیا۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ مختلف جھڑپوں میں 4 کشمیریوں کو جاں بحق کر دیا گیا۔

ملکی خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	9۔اگست	زوال آفتاب	12-14
ہفتہ	9۔اگست	غروب آفتاب	7-01
اتوار	10۔اگست	طلوع فجر	3-57
اتوار	10۔اگست	طلوع آفتاب	5-27

ملاوٹ پر 25 سال قید کی سزا ہوگی

ادویات اور اشیائے خورونوش میں ملاوٹ کرنے والوں کو 25 سال قید بامشقت کی سزا سنائی جائے گی اور ان کی جائیداد اور لائسنس بھی ضبط کر لئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ وفاقی کابینہ نے اپنے اجلاس میں کیا۔ کابینہ نے سیلاب زدگان کو قرضوں کی واپسی میں ایک سال کی سہولت دینے کا بھی فیصلہ کیا۔ اجلاس کی صدارت وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کی۔ انہوں نے ملک میں ملاوٹ کے بڑھتے ہوئے رجحان پر گہری تشویش ظاہر کی اور اعلان کیا کہ عوام کے خلاف اس سنگین جرم کی روک تھام کیلئے حکومت تمام وسائل کو بروئے کار لائے گی۔ وزیر اطلاعات نے صحافیوں کو کابینہ کے فیصلوں کے بارے میں بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نے وزارت قانون کو اس سلسلے میں قوانین تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ وزیر اعظم نے وزارت خزانہ کو ہدایت کی کہ وہ سیلاب اور بارش سے متاثرہ تمام علاقوں کے کاشتکاروں سے قرضوں کی وصولی ایک سال تک ملتوی کردیں۔ ان میں زرعی ترقیاتی بینک کے قرضے بھی شامل ہیں۔

گیس کی قیمتوں میں 7 فیصد تک اضافہ

حکومت نے گیس کی قیمتوں میں 2 سے 7 فیصد تک اضافہ کردیا ہے۔ وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل نے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کردیا ہے۔ نئی قیمتوں کا اطلاق یکم جولائی سے ہوگا۔ گھریلو، صنعتی اور کمرشل صارفین کیلئے گیس کی قیمتوں میں 2 فیصد جبکہ کھاد انڈسٹری کیلئے گیس کی قیمت میں 7 فیصد تک اضافہ ہوگا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس اضافہ سے سوئی ناردرن گیس کی آمدنی ایک ارب روپے سے زائد بڑھے گی۔

14۔اگست کو موچی دروازے میں جلسہ

ہوگا اے آر ڈی نے 14۔اگست کو موچی دروازہ گراؤنڈ لاہور میں جلسہ کرنے کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم کسی سے اجازت نہیں لیں گے۔ ہم نے حکومت کو تحریری طور پر آگاہ کردیا ہے۔

اگر ہمیں چھیڑا تو قیام پاکستان سے پہلے والے فتوے نکال لائیں گے

پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے مجلس عمل کے عمائدین سے درخواست کی کہ ہمیں جلسہ کرنے کا موقع فراہم کیا جائے لیکن وہ نہیں مانے اب وہ ہماری طرف سے خواہ بھارت میں جلسہ کریں یا اسرائیل میں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ وہ جن کے کہنے پر بھارت کا دورہ کرکے آئے ہیں وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات بھی کررہے ہیں۔ این این آئی اور پی پی آئی کی رپورٹ کے مطابق جہانگیر بدر نے مجلس عمل کے رہنماؤں پر شدید تنقید کی اور کہا کہ ان لوگوں نے اگر ہمیں چھیڑا تو ہم قیام پاکستان سے پہلے کے ان کے فتوے نکال لائیں گے اور عوام کو ان کے کاموں سے آگاہ کرینگے۔

فضل الرحمٰن کے افغانستان داخلے پر پابندی

ایم ایم اے کے مرکزی رہنما اور جے یو آئی کے سربراہ فضل الرحمٰن پر افغانستان میں داخلے پر پابندی عائد کرتے ہوئے افغانستان کی عبوری حکومت نے اپنے سفارت خانہ کو انہیں ویزہ نہ دینے کی ہدایت کردی ہے ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان کی حکومت نے طالبان کے حامی تمام پاکستانی سیاسی و مذہبی رہنماؤں کی حوصلہ شکنی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ان کے افغانستان میں داخلے پر پابندی لگانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ فضل الرحمٰن کا دورہ کابل جو اس ماہ کی 25 تاریخ کو متوقع تھا مشکوک ہوگیا ہے۔

صدر کی وردی کا ذکر کرنا مشکل ہے

وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کی قیادت میں مجلس عمل سے مذاکرات کرنے والی حکومتی ٹیم نے مجلس عمل سے کہا ہے کہ مجوزہ پیکج میں صدر کی وردی کا تحریری طور پر ذکر کرنا مشکل ہے نیز پیکج کی تیاری نئے سرے سے حکومت اور مجلس عمل دونوں کے اجلاس میں کی جائے۔ مجلس عمل اپنی طرف سے فراہم کردہ آئینی پیکج پر اصرار کرے اور نہ ہی حکومت کو اپنا پیکج سامنے لانے کیلئے کہے۔

انفراسٹرکچر کی فوری بحالی پر توجہ دی جائے

صدر مملکت جنرل مشرف نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کیلئے وسیع پیمانے پر اور مستقل بنیادوں پر منصوبہ بندی پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ اس معاملہ میں عارضی بنیادوں پر کام نہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا متاثرین سیلاب اور انفراسٹرکچر کی فوری بحالی پر توجہ دی جائے۔ صدر مملکت نے ان خیالات کا اظہار کراچی اور اندرون سندھ میں بارشوں سے ہونے والی تباہ کاریوں اور نقصانات کی تلافی پر غور کیلئے منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

پاک بھارت مذاکرات جلد شروع ہوجائینگے

پاک بھارت مذاکرات کی بحالی کے حوالے سے بھارتی اقدامات پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مذاکرات کی میز پر آنے کیلئے بھارت پر دباؤ ڈالے۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق برسلز میں یورپی سفارتکار نے بتایا کہ پاکستان مذاکرات کی بحالی کیلئے بھارت کی مرحلہ وار اپروچ سے متفق ہے۔ اور فوری طور پر خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت کرنے کا خواہاں ہے۔ اس بارے میں یورپی یونین نے کہا ہے دونوں ممالک کے وزراء خارجہ سے مسلسل رابطہ ہے۔ پاک بھارت مذاکرات جلد شروع ہو جائیں گے۔ مذاکرات کیلئے پاکستان اور بھارت کی طرف سے مثبت اور حوصلہ افزاء اشارے ملے ہیں تاہم ایشوز کی ترجیحات پر اختلافات ہیں۔ پاکستان پہلے کشمیر پر جبکہ بھارت تجارتی معاملات پر بات چیت کرنا چاہتا ہے۔

پاکستان اقوام متحدہ کی قراردادیں بھول جائے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے جے یو آئی کے رہنما فضل الرحمٰن کے ذریعے پاکستان کو پیغام بھیجا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو بھول جائے۔ موجودہ حالات میں ان قراردادوں کی بنیاد پر کشمیر کا تصفیہ ہوا تو بھارت کے اندر خوفناک مذہبی فسادات اور انتشار شروع ہو جائے گا۔ جسے بھارت کسی قیمت پر قبول نہیں کرسکتا۔ اس امر کا اظہار جے یو آئی (ف) کے ایک رہنما نے روزنامہ پاکستان سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

عوام سیاستدانوں کی باتوں میں نہ آئیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے سیلاب اور بارش کی تباہ کاریوں کے متاثرین کو امداد کم مل رہی ہے۔ اب زیادہ امداد دی جائے گی۔ بدین میں متاثرین سیلاب سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا سندھ کے عوام سیاستدانوں کی باتوں میں نہ آئیں اور ہم پر اعتبار کریں ہم سندھ کا پانی کسی کو لوٹنے نہیں دینگے۔ انہوں نے صوبائی وزراء اور ناظمین کو ہدایت کی کہ وہ سندھ کے لوگوں کے پاس جائیں اور کالا باغ ڈیم اور گریٹر تھل کینال کے منصوبوں کیلئے راہ ہموار کریں، ڈیم پورے ملک کیلئے ثمر آور ہونگے۔

شہباز شریف نے فیصلہ کو چیلنج کردیا

پاکستان مسلم لیگ ن کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے انسداد دہشت گردی کی عدالت کی جانب سے اپنے آپ کو اشتہاری قرار دیئے جانے کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت میں اپنے دو وکلاء کے ذریعے درخواست دائر کی ہے کہ عدالت اپنا فیصلہ واپس لے۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مد ثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک
5114822 5118096

برص پھلبہری چنبل وغیرہ جلدی امراض

LEUCODERMA COURSE	250/-	برص پھلبہری، چہرے یا جسم پر سرخ یا سفید داغ
PSORIASIS CURE	30/-	چنبل، داد، جلدی بیماری سوریاسس کے لئے
RING WORMS CURE	30/-	دھدریاں، گول دائرے میں جلدی ابھار
URTICARIA CURE	30/-	چھپاکی، جسم پر سرخ رنگ کے ابھار اور کھجلی
WARTS CURE	30/-	جسم پر مسے، موکے، جلد پر بغیر درد کے ابھار اگ آنا
ANTI SEPTIC DROPS	45/-	ہر قسم کی خرابی خون، بگڑے ہوئے زخم اور پھوڑے پھنسیوں کیلئے مصفی خون ڈراپس

کیوریٹوسیل پوائنٹ سے ادویات کی خریداری پر 10% رعائیت، لٹریچر مفت
فون کلینک 214606
ہیڈ آفس: 213156
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29